ص۲۷: یہ حدیث بلا حوالہ نقل کی گئی ہے " الصلوٰۃ عماد الدین، ومن اقامہا اقام الدین ومن ھدمہا ھدم الدین" ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔

یہ کتاب کی پہلی جلد ہے جو عقائد، عبادات اور جہاد پر مشتمل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو اس سلسلہ کی تکمیل کی توفیق دے اور بقیہ جلدیں بھی جلد منظر عام پر آئیں۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

اسلام، معاشیات اور ادب

خطوط کے آئینے میں

ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی کے نام اور کچھ ان کے لکھے ہوئے۔

ناشر: ایجوکیشنل بک ہاؤس، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، سنہ اشاعت ۲۰۰۰ء، صفحات: ۲۲۶، قیمت:

خطوط ادب کی وہ صنف ہے جس کا مطالعہ عموماً دلچسپی سے کیا جاتا ہے۔ خطوط مکتوب نگار کے جذبات و احساسات کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ان میں جو روانی، بے ساختگی اور صاف گوئی ہوتی ہے وہ دوسری تحریروں میں مشکل سے پائی جاتی ہے۔ اگر وہ علمی نوعیت کے ہوں اور ان کے لکھنے والے معروف شخصیات کے حامل ہوں تو ان کی افادیت اور بڑھ جاتی ہے۔ معروف ماہر معاشیات ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی کے مشہور اساطین علم کے اور خود ڈاکٹر صاحب کے لکھے ہوئے ان مکتوبات کا مطالعہ، امید ہے علمی و تحریکی حلقوں میں دلچسپی سے کیا جائے گا۔

ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی تحریک اسلامی ہند کے معروف قائدین میں سے ہیں۔ ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنھوں نے تقسیم ملک کے بعد، پانچویں دہائی کے بالکل آغاز میں جماعت اسلامی ہند کے ذریعہ یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی دینی تعلیم کے لیے قائم کی گئی ثانوی درس گاہ میں تعلیم حاصل کی، دین کی اقامت و اشاعت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا اور اس کے لیے اپنی علمی و فکری صلاحیتیں وقف کردیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلامی معاشیات کو اپنا خصوصی میدان بنایا اور اس کے خد و خال واضح کرنے میں کلیدی کردار انجام دیا۔ اسی طرح وہ ادارۂ ادب اسلامی کے بانیوں

میں سے ہیں۔ زیرِ نظر مجموعہ کے مکاتیب میں یہی موضوعات زیرِ بحث آئے ہیں۔ مکتوب نگاروں میں علمار اور تحریکِ اسلامی کے قائدین بھی ہیں۔ ماہرینِ معاشیات اور دانشور حضرات بھی، ادبا بھی اور وہ حضرات بھی جنھوں نے جماعت اسلامی کی ثانوی درس گاہ سے استفادہ کیا تھا۔ چند مشہور شخصیات یہ ہیں: مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی، مولانا سید ابو الحسن علی ندوی، مولانا ابو اللیث ندوی اصلاحی، مولانا اختر احسن اصلاحی، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا جلیل احسن ندوی، مولانا صدر الدین اصلاحی، مولانا سید احمد عروج قادری، رشید احمد صدیقی، عبد الماجد دریابادی، ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر محمد حمید اللہ پیرس، ڈاکٹر مشیر الحق، مولانا وحید الدین خاں۔

ان مکاتیب میں ڈاکٹر صدیقی مذکورہ شخصیات اور دیگر مکتوب نگاروں اور مکتوب الیہم سے فکرِ اسلامی کے مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیالات کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ ان کے پاس اپنے مضامین اور تصانیف بھیج کر ان کی آرا معلوم کرتے ہیں، مختلف اہم امور میں انھیں مشورے دیتے اور تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں دعوتِ اسلامی کے لیے کیا طریقۂ کار مفید ہے؟ بدلتے ہوئے حالات میں تحریکِ اسلامی کو کیا ترجیحات اختیار کرنی چاہییے؟ اسلامی معاشیات پر اب تک کیا کام ہوا ہے اور اسلامی معاشی نظام کے عملی نفاذ کی کیا صورت ہے؟ ادارۂ ادب اسلامی کے کیا نشیب و فراز رہے؟ جماعت اسلامی ہند کی ثانوی درس گاہ کا تجربہ کیسا رہا؟ یہ اور ان جیسے دیگر موضوعات پر دلچسپ بحثیں ملتی ہیں۔ بعض حضرات تائید کرتے نظر آتے ہیں تو بعض اختلاف کرتے ہیں۔ غرض اس مجموعۂ مکاتیب سے مختلف علمار اور دانشوروں کے خیالات سے استفادہ کا موقع فراہم ہوتا ہے۔

اس مجموعہ میں ۸۲ اہل علم کے ۲۱۷ خطوط شامل ہیں (لیکن مقدمہ میں مکاتیب کی تعداد ۲۲۲ اور مکتوب نگاروں کی تعداد ۷۶ بتائی گئی ہے) اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں شامل نہ ہوسکنے والے خطوط ابھی خاصی تعداد میں ہیں (نظریۂ ارتقار کے موضوع پر ڈاکٹر صدیقی اور مولانا سید احمد عروج قادری کی مراسلت بہت پہلے ماہنامہ زندگی رام پور کے رسائل و مسائل کے کالم میں شائع ہو چکی ہے) آخر میں اشاریۂ موضوعات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

امید ہے علمی و تحریکی حلقوں میں اس کتاب کی پذیرائی ہوگی۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)